قرآن کا تصورِ امن اور عصر حاضر

The Qur'anic Concept of Peace and Contemporary Era

*ڈاکٹر احمد حسن

**ڈاکٹر خالد عثمان

Abstract

Islam is a religion of peace and forgiveness. Islam calls for peaceful and prosperous life. It emphasis on establishment of heavenly society that as free from bios hate, jealousy, injustice, Rather it would be appropriate to say that Islam has basically been descended to make end to all hint of barbarism aggression, atrocities and to establish a social system which do not justify cruelty in war.

Today, the humanity is suffering sadly. There is no place in the world to provide it with shelter against troubles, hardship, however, he can get rid of these problems by following. the teaching of Islam, how can a nation whose manifesto is based on peace and love, can destroy the peace of others dissatisfaction and unrest. Both are dements which are persons for this existence and prosperity of society.

*لیکچرر، اسلامک سنٹر، کوپن ہیگن، ڈنمارک

**ملٹری کالج آف انجینئرنگ، رسالپور

Teaching of the Holy Quran are ante doles against the detrimental and devastative effect of the aforesaid poisons. With reference to the present ongoing turmoil and in secured, situations in the world. There is mentioned detailed discussion on the issue.

In the article, it has also been made explicit that the peace on which the Holy Quran stresses, there is testimony to it, in the characters of the caliphs he sheltered himself against the direction which follows a society. Because originator of Holy Quran is one who is an edifice of peace the angel, which descended the Holy Quran is Rasool-e-Ameen and the person to whom blessed with treasure of peace is the Holy Prophet Muhammad (PBUH) who is equally known as true and Ameen both by Muslims and non-Muslims.

Keywords:Peaceful,Forgiveness,Characters,Barbarism,Testimony, Islam

اسلام امن و آشتی کا نام ہے اس کے ہر عمل سے سلامتی کی شعاعیں پھوٹتی ہیں اور امن کی کرنیں پھیلتی ہیں۔ ہر باشعور آدمی غور و فکر کی نعمت سے اس حقیقت کو پاسکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی آمد سے قبل انسانوں کے اعمال جس خباثت اور طاغوتیت میں مبتلا تھے اسلام نے ان ہی اعمال ذمیمہ و عقائدِ باطلہ کو اُسوۂ حسنہ کا لبادہ چڑھا کر اُنھیں محبت، مروت اور امن، سلامتی کا دلدادہ بنادیا۔

اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کا مالک ہے، اور اس کا قانون خالص انصاف پر مبنی ہے، اور جب انصاف کی حکومت قائم ہو گی تو امن قائم رہے گا، دنیا کے امن کے لیے یہ ضروری ہے کہ دنیا میں وہ قانون رائج ہو جو

خدا کا قانون ہے۔اس لیے تمام دنیا کے اعلیٰ حکمرانون کے لیے بالعموم اور اُمت مسلمہ کے لیے بالخصوص خلافت راشدہ ایک بے مثال نمونہ ہے۔ حکمرانی کے حوالے سے اگر اسلامی حکمران اِن کو اُسوۂ بنالیں تو امن وامان بھی مثالی ہو جائے گا اور خوش حالی بھی لاثانی ہو گی، اور غیروں کے حملے اور یلغار سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔

قرآن مجید میں امن سے متعلق بڑے جامع ہدایات موجود ہیں جن کو ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد میں تقسیم کرکے ذکر کرتے ہیں قرآن نے انسان کے بنیادی حقوق کا تذکرہ کیا ہے لوگوں کے جان ومال اور عزت وآبرو کے تحفظ پر زور دیا گیاہے اور ساتھ ساتھ عدل وانصاف ورواداری دوسروں پر ظلم کے روک تھام کا تلقین کرتاہے آپس میں باہمی تعلقات کو خوشگوار رکھنے کے ساتھ ساتھ اخلاق حسنہ پر زور دیتاہے تاکہ امن وامان کے نعمت سے انسان اور معاشرہ مالامال ہو جائے۔

قرآن حکیم اور قیام امن:

قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فساد کو ناپسند کرتا ہے کیونکہ فساد سے روئے زمین سے سکون اور امن خراب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واللہ لا یحب الفساد 1 ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا"

اور نہ فساد کرنے والوں کو پسند کرتاہے: فرمان ہے:

إن اللہ لا یحب المفسدین2 "بے شک اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو ناپسند کرتاہے"،

اور یہ بھی فرمایاکہ تم سکون اور امن برباد نہ کرو۔ارشاد خداوندی ہے:

لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا3 "اور اصلاح کے بعد فساد نہ کرو"

وہ آیات جس میں اللہ تعالیٰ موضوع امن کے متعلق قرآن کریم میں ذکر کرتا ہے اور اس طرح امن کے مشتقات جیسے الایمان، الامانة والمؤمنون تو یہ ۷۰۰ آیات تک ہیں، اور وہ آیات جس

میں موضوع امن کے متعلق فقط بحث کرتے ہیں تو وہ پچاس تک ہیں،اور جس میں یہ بیان ہوا کہ ایمان مشتق ہے اور امن فعل ثلاثی ہے اس طرح کے آیات تقریبا تین سو کے لگ بھگ ہیں۔(4)

قرآن مجید میں فتنہ کا مفہوم:

فتنہ کے اصل معنی آزمائش اور کھرے کھوٹے کی پہچان کرنے کے ہیں، اگر اس لفظ کا فاعل اللہ ہو اور اس کی نسبت خدا کے طرف سے ہو تو آزمائش کے معنی میں ہے اور اگر اس کی نسبت انسانوں کی طرف ہو تو قرآن نے درج ذیل معنی میں فتنہ کو استعمال کیا ہے:

۱۔کمزوروں پر ظلم:ان کے جائز حقوق سلب کرنا، دربدر کرنا، تکلیف پہنچانا، ارشاد ہے:

(الف): ثم إن ربک للذین هاجروا من بعد ما فتنوا5

'جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی'۔

(ب):وإخراج اهله منه أکبر عندالله والفتنة أکبر من القتل6

"اور اس کے رہنے والوں کو نکال دینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا گناہ ہے اور (فساد یعنی شرک کرنا)اس قتل سے بھی زیادہ سخت ہے" ۔

۲۔جبر واستداد کے ساتھ حق کو دبانا اور قبول حق سے لوگون کو روکنا، مثلا:"

فما أمن لموسیٰ إلا ذرية من قومه علی خوف فرعون وملأئهم أن يفتنهم7

" پس موسیٰ علیہ السلام پر ان کی قوم میں سے صرف قدرے قلیل آدمی ایمان لائے وہ بھی فرعون سے اور اپنے حکام سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں ان کو تکلیف پہنچائے" ۔

۳۔لوگوں کو گمراہ کرنا اور حق کے خلاف خدع وفریب وطمع کی کوششیں کرنا:

جیسے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں : وان کادوا ليفتنونک عن الذي أوحينا إليک لتفتری علينا غيره8

ترجمہ: یہ لوگ آپ کو اس وحی سے جو ہم نے آپ پر اتاری ہے بہکانا چاہتے ہیں کہ اس کے سوا کچھ اور ہی ہمارے نام سے گھڑ الیں۔

۴۔ غیر کے لئے جنگ کرنا اور قتل وخونریزی کرنا:

جیسے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں: ''ولودخلت علیهم من أقطارها ثم سئلو الفتنة لاتوها وما تلبثوا بها إلا یسیراً 9اور اگر مدینے کے اطراف سے ان پر (لشکر) داخل کئے جاتے پھر ان سے فتنہ طلب کیا جاتا تو یہ ضرور اسے برپا کر دیتے اور نہ لڑتے مگر تھوڑی مدت.

كلما ردوا الیٰ الفتنة أركسوا فیها10، لیکن جب کبھی فتنہ انگیزی کی طرف لائے جاتے ہیں تو اوندھے منہ اس میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔

۵۔ پیروان حق پر باطل پرستوں کا غلبہ اور ظلم وزیادتی:

جیسے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

إلا تفعلوه تكن فتنة في الأرض و فساد كبير11

'' اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ملک میں فتنہ ہو گا اور زبردست فساد ہو جائے گا'' ۔

فساد کا مفہوم:

ہر وہ فعل جو عدل وانصاف وصلاح کے خلاف ہو فساد ہے۔ قرآن میں عموماً اس کا اطلاق اجتماعی اخلاق اور نظام تمدن وسیاست کے بگاڑ پر کیا گیا ہے مثلاً قرآن فرعون عاد وثمود کو فساد کا مجرم قرار دیتا ہے:''

الذين طغوا في البلاد فأكثرو فيها الفساد12

''ان سبھوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا اور بہت فساد مچا رکھا تھا''۔

ملک میں بدامنی پھیلانے والوں کے لئے سزائیں:

قرآن نے جرائم پیشہ افراد کو سخت سے سخت سزا کا اعلان فرمایا ہے:

إنما جزآؤ یحاربون الله و رسوله و یسعون في الأرض فساداً أن یقتلو أو یصلبو أو تقطع أیدیهم وارجلهم من خلاف او ینفوا من الأرض ذلک لهم خزی في الدنیا ولهم في الآخرة عذاب عظیم(13)

"جو لوگ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ ان کو قتل کیا جائے یا سولی پر لٹکایا جائے یا ان کے ہاتھ الٹی طرف سے کاٹے جائے یا ان کو ملک بدر کیا جائے یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے"۔

قتل نفس کی ممانعت:

قرآن مجید میں قتل نفس کو یعنی بے گناہ انسان کے قتل کو پورے انسانیت کا قتل قرار دیا ارشاد فرمایا:

من قتل نفسا بغیر نفس أو فساد فی الأرض فکأنما قتل الناس جمیعًا ط ومن أحیاها فکأنما أحیا الناس جمیعاً (14) "جس نے کسی کو بغیر قصاص کے یا بغیر زمین میں فساد پھیلانے کی سزا قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا اور جس نے کسی ایک کی جان بچائی اس نے گویا سارے انسانوں کی جان بچائی"۔

اور اس کے لئے سخت وعید سنائی:

رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا:

من یقتل مؤمنا متعمدا فجزآؤه جهنم خلداً فیها و غضب الله علیه ولعنه وأعد له عذابا عظیماً(15)اور جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا عذاب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ تعالی نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

قتل ناحق کو بھی ممنوع قرار دیا ہے:

جیسے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں: ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ إلا بالحق ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیه سلطنا فلا یسرف في القتل انه کان منصوراً(16)۔

"اور جس جان کو اللہ نے محترم قرار دیا اسے ناحق قتل نہ کرو جس شخص کو ناحق قتل کیا گیا تو ہم نے اس کے وارث کو قصاص کے مطالبے کا اختیار دیا لہذا اسے چاہئے وہ قصاص لینے میں کسی طرح کی زیادتی نہ کرے کیونکہ قانون میں اس کی دادرسی کی گئی ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے رزق کا وعدہ بذات خود لیا ہے:

رب ذوالجلال ارشاد فرماتے ہیں کہ تم تنگ دستی کی وجہ سے یا شرم و عار کی وجہ سے اپنے بچوں کا قاتل نہ بنو

ولا تقتلوا اولادکم من املاق "(17)اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو"،

ولا تقتلو أولادکم خشیة املاق نخن نرزقھم و إیاکم إن قتلھم کان خطا کبیرا(18)۔

"اور اپنی اولاد کو تنگ دستی کی وجہ سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی بے شک ان کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے"اور اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے سے ممانعت کی گئی کہ اگر تم اپنی بیٹیوں کو عار اور شرم کی علامت سمجھتے ہو تو تم کہاں سے آئے ہو تمہاری ماں بھی کسی کی بیٹی ہو گی جو تم اپنی بیٹیوں کو باعث عار گردانتے ہو۔

واذا الموءدة سئلت ط بأی ذنب قتلت(19)۔

"اور جب زندہ گاڑی گئی بچی سے پوچھا جائے گا وہ کس گناہ میں ماری گئی؟"۔

خودکشی سے منع فرمایا:

دوسروں کا قتل تو جرم ہے ہی خودکشی کو بھی منع فرمایا، اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں۔:

ولا تقتلوا انفسکم(20)،"اور اپنے آپ کو ہلاک مت کرو"۔

قصاص کو زندگی کہا:

دوسروں کے قتل کا قصاص قاتل سے لیا جائے گا''

یٰأیها الذین اٰمنوا کتب علیکم القصاص في القتلیٰ (21)

"اے ایمان والو! مقتول کے خون کا قصاص (بدلہ لینا) تم پر فرض ہے"۔

ظالم کے خلاف جہاد کی اجازت:

قرآن مجید ظالم کو ظلم سے باز رکھنے اور اس ظالم کے دماغ کو ٹھکانے لگانے کے لئے مظلوم کی مدد کو ضروری قرار دیتا ہے تاکہ امن سب کو یکساں ملے۔"

اذن للذین یقٰتلون بانهم ظلموا وان الله علی نصرهم لقدیر ط الذین اخرجوا من دیارهم بغیر حق إلا ان یقولوا ربنا الله"(22)

"جن مظلوم مسلمانوں سے لڑائی کی جاتی ہے انہیں اب جوابی کاروئی کی اجازت دی جاتی ہے بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے ان بے چاروں کو ان کی گھروں سے نکالا گیا صرف اس قصور پر کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے"۔

قرآن امن اور صلح کو ترجیح دیتا ہے:

قرآن غیر مسلم یعنی عیسائی اور یہودی وغیرہ کو بھی امن میں برابر کا حقدار قرار دیتے ہیں:

ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع و بیع و صلٰوت و مسجد یذکر فیها اسم الله کثیرا(23)،

" اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرے تو خانقاہیں، گرجے ،عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ تعالیٰ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے سب ڈھا دیئے جائیں"۔

قرآن اللہ کے خاص بندوں کے اوصاف بیان کرتا ہے:

قرآن کریم میں جہاں خدا نے بندگان خاص کے اوصاف بیان کئے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ میرے بندے انسانیت کے ساتھ ظلم نہیں کر سکتے بلکہ وہ کمزوروں اور جنگی قیدیوں کو کھانا بھی کھلاتے ہیں حالانکہ وہ خود کھجور کھا کر سو جاتے اور قیدیوں کو روٹی کھلاتے تھے اللہ نے ارشاد فرمایا ہے:"

ویطعمون الطعام علیٰ حبه مسکیناً ویتیماً واَسیراً (24)،

"اور یہ لوگ خدا کی محبت میں مسکین کو اور یتیم اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں"۔

اور جنگ صرف اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے:

قرآن میں ان لوگوں کے لئے سخت قسم کے الفاظ بیان ہوئے ہیں جو جنگ خالصۃً دنیاوی اغراض و مقاصد کے لئے کرتے ہیں، جنگ احد میں اس بناء پر فتح کے قریب جنگ میں کچھ لوگ مال غنیمت جمع کرنے میں مصروف ہو گئے تو یہ آیت اتری:"

منکم من یرید الدنیا و منکم من یرید الاٰ خرة(25)،

"تم میں سے کچھ لوگ دنیا کے طلبگار تھے،اور کچھ آخرت کے" ۔(26)

جنگ بدر میں لوگوں نے اجازت سے پہلے غنیمت جمع کرنی شروع کی تھی تو یہ آیت اتری:

یریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاٰ خرة(27)،

"تم لوگ دنیا کی پونجی چاہتے ہو،اور خدا آخرت چاہتا ہے"۔(28)

صلح کو پسند فرمایا: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں :

وإن جنحوا للسلم فا جنح لها (29)

"اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اس کے لئے جھک جاؤ، والصلح خير (30) "
اور صلح بہتر ہے۔

مسلمانوں کی باہمی صلح کو بھی پسند فرمایا:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں :

وإن طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما ج فان بغت احداهما على الاخرى فقاتلوا التي تبغى حتى تفىء الىٰ امر الله ج فإن فاءت فاصلحوا بينهما بالعدل واقسطوا ط إن الله يحب المقسطين (31)،

"اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو پھر اگر ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے پھر اگر وہ لوٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کراؤ اور انصاف کرو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔

قرآن ایفائے عہد کی تلقین کرتا ہے:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

واوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولاً(32)

"اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کی پوچھ ہو گی"۔

آگے فرماتے ہیں : يٰاَيها الذين امنوا اوفو بالعقود(33)

"اے ایمان والو! عہد وپیان پورے کرو"۔

قرآن مجید ناپ تول صحیح رکھنے کی تلقین کرتا ہے: تاکہ دوسروں کے حقوق ان تک پہنچ جائیں"

واوفو الكيل و الميزان بالقسط(34)،

" اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو" ،

اور اسی طرح کسی کا مال ناحق کھانے سے محفوظ ہو جائے، دوسری جگہ فرماتے ہیں:

'' ولا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل (35)،

'' اور ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر نہ کھاؤ''۔

قرآن عزت نفس وآبرو کا حق دیتا ہے:

اس لئے کے عزت نفس اور مال محفوظ نہ ہونے پر معاشرے میں بدامنی پیدا ہوتی ہے: '' لا يسخر قوم من قوم -- ولا تلمزوا انفسكم ولا تنابزو بالألقاب-- ولا يغتب بعضكم بعضا(36)، مرد مردوں کا مذاق نہ اڑائیں-- اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو-- اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو-- اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے''

دوسروں کو گالی نہ دینااور مذہبی دل آزاری سے تحفظ کا حق:

دوسروں کو گالی دیناچوں کہ بدامنی کی سبب بنتاہے اس طور پر اگر تم آج کسی کو گالی دیتے ہو خدا نخواستہ وہ آپ کے معبود برحق اور نبی برحق کو گالی دیتے رہیں گے اس بناء پر گالی دینا غیر اخلاقی فعل قرار دیا گیا'' ولا تسبوا الذين يدعون من دون الله(37) '' جو اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں تم ان کے معبودوں کو گالی نہ دو''۔

عدل وانصاف ومساوات:

قرآن عدل وانصاف اور مساوات کا داعی ہے کیونکہ جب تک معاشرے میں عدل وانصاف اور مساوات نہ ہو تو بدامنی کے چرچے ہوں گے کسی کو اپنا حق نہ ملے تو وہ پورے سسٹم کو مفلوج کرنے پر تلا ہوتا ہے معاشرتی اور اقتصادی امن اور ترقی مکمل امن کے بغیر ناممکن ہے اس امن کے حصول کے لئے عدل و انصاف اور مساوات بہت اہمیت کا حامل ہے قرآن اس کی تلقین کرتا ہے''

إن الله يأمر بالعدل(38) ''بے شک اللہ عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے''،

اعدلوا هو اقرب للتقوٰی(39) ''انصاف کرو یہی تقوی سے زیادہ قریب ہے،''

و اللہ یحب المقسطین(40) ''اور اللہ انصاف والوں کو پسند کرتا ہے،''

واذا حکمتم بین الناس أن تحکموا بالعدل (41)،

''اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کروُ،

یٰۤأیها الذین اٰمنوا کونوا قوّامین للہ شهدآء بالقسط(42)

'اے ایمان والو! اللہ کے لئے قائم رہنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنوُ۔

مشرک کے لئے بھی پناہ کا حکم:

مشرک کو بھی پناہ دینے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے تاکہ اس کو مذہب اسلام کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملے اور شرک سے باز آئے،

وان احد من المشرکین استجارک فاجره حتی یسمع کلٰم اللہ ثم ابلغه مأ منه ذالک بأنهم قوم لا یعلمون(43)

''اور کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو تاکہ وہ اللہ کا کلام سن سکے پھر اس کی اس کی امان کی جگہ پہنچا دو کیوں کہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے''۔

مکہ امن کا شہر:

قرآن کریم نے مکہ کو امن کا شہر بتایا ہے اور یہ برکات جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے بدولت مکہ کے شہر امن والا بنایا تھا قرآن نے ذکر کیا ہے'[و هٰذا البلدالامین'] (44)

دوسری جگہ فرماتے ہیں ، '' واذ قال ابراهیم رب اجعل هذا البلدا امنا(45)اور یاد کرو جب ابراہیم نے دعا کی تھی'' ،'' اے میرے رب! اس جگہ کو امن کا شہر بنادےُ۔

بیت اللہ شریف امن کی جگہ:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اپنے محبوب کے وطن مبارک حرمین کے بارے میں فرماتے ہیں:

إن اوّل بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبٰرکا و ھدی للعٰلمین ط فیه اٰیٰت بینت مقام ابراھیم ط ومن دخله کان اٰمنا(46)،

"بے شک اللہ کا سب سے پہلا گھر جسے اس نے لوگوں کے لئے عبادت کا مرکز قرار دیا وہی ہے جو مکے میں ہے

برکت والا اور سارے جہان کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے وہاں اللہ کی کھلی نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے جو کوئی وہاں داخل ہو جائے اسے امن حاصل ہے"۔

شخصی زندگی وتحفظ اختیار (حقیقی آزادی):

گھریلو زندگی یعنی انفرادی زندگی میں ہر کسی کو اختیار ہے تاکہ وہ اپنے راز پوشیدہ رکھ سکیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے کسی کے گھر جانے کو اس کے اجازت پر موقوف کر دیا تاکہ عام زندگی بھی ہر انسان کی ضرورت ہوتی ہے، وہ حق بھی ہر کسی کو حاصل ہو چناں چہ فرمایا:

یاأیها الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستأنسو و تسلموا علی اهلها(47)،

" اے ایمان والوں! تم اپنے گھر کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو، جب تک اجازت حاصل نہ کرلو اوران کو سلام نہ کرلو"۔

جاسوسی کی ممانعت:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم لوگوں کے عیوب ظاہر نہ کرو اور نہ کسی کی کمزوری تلاش کرو کسی کی جاسوسی کر کے اسکی کمزوریوں سے لوگوں کو آگاہ کرنا اور اس کے عیوب ظاہر کرنا اس کا حق تلف کرنے کے مترادف ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ولا تجسسوا (48)"اور ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ لگو"۔

قرآن کے احکامات اوامر و نواہی:

اللہ تعالیٰ کے مقدس احکامات بھی خواہ وہ اوامر ہیں یا نواہی انسان کے بہبود اور امن پر مبنی ہیں مثلاً نماز انسان کو برائیوں اور منکرات سے بچاتا ہے " وَأَقِمِ الصَّلاةَ إِنَّ الصَّلاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ " ۔ " اور نماز قائم کرو بے شک نماز فحاشی اور منکرات سے منع کرتا ہے" تفسیر طبری میں علامہ ابن جریرؒ فرماتے ہیں کہ " فحش " سے مراد " زنا " اور "منکر" سے مراد معاصی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی مراد ہے(۴۹)۔اور اسی طرح بقیہ اوامر الٰہیہ جو معاشرے کے پائیدار امن کے ضامن ہیں ۔

اور " نواہی" وہ احکامات الٰہیہ ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو براہ راست اس گناہ سے منع کرنے یا کروانے کا انداز اختیار کیا ہو جیسے مثلاً شراب نوشی سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا" يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا " "لوگ آپ ﷺ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں آپ ﷺ ان سے کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے" "الخمر" كل شراب خمَّر العقل فستره وغطى عليه " علامہ ابن جریرؒ اس آیت کے تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خمر ہر اس پینے والی شئ کو کہتے ہیں جو عقل پر پردہ ڈال دے اور عقل کو بالکل احاطہ کر لے ڈھانپ لے، تب عقل کو کسی اچھے برے کی تمیز مشکل ہو جاتی ہے اسی لئے تو اللہ کریم نے نشہ کی حالت میں نماز جو اسلام کا سب سے اہم رکن ہے منع فرمایا: " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَقْرَبُوا الصَّلاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ) (50)، قال: فكانوا يدعونها في

حين الصلاة ويشربونها في غير حين الصلاة، حتى نزلت: (إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنْصَابُ وَالأَزْلامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ) (۵۱)الغرض اللہ تعالیٰ نے انسان پر اپنی اطاعت واجب کردی تاکہ کوئی انسان اوامر ونواہی کو بجالاتے ہوئے *انسانیت* کے دائرے کبھی پار نہ کرے اور اطاعت الٰہی میں ہی انسانیت کی امن ہے۔

ظلم کے خلاف آواز اٹھانے (احتجاج) کا حق:

اگر معاشرے میں کسی انسان یا گروہ کے ساتھ ظلم اور ناانصافی ہو رہی ہوتی ہے اور کسی کا حق ہڑپ ہو رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ یہ حق ہر کسی کو دیتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: " لایحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم (۵۲) " اللہ کو پسند نہیں کہ تم کسی کی برائی بیان کرتے پھر والبتہ مظلوم کو ظالم کے خلاف ایسا کرنے کی اجازت ہے" ۔

بنیادی ضروریات زندگی کا تحفظ:

ضروریات زندگی جو ہر انسان کا بنیادی حق ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرمارہے ہیں: وفی اموالھم حق للسائل والمحروم (۵۳) "اور ان کے مال میں سائل اور محروم کا حصہ ہے"۔

الحاصل:۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انسان کی بنیادی انفرادی ضروریات سے لے کر وہ تمام تر حقوق کی تصریح کی ہے جو اجتماعی زندگی کی سکون کا ضامن ہے جس پر عمل درآمد کرکے کوئی بھی (State) پر امن اور ترقی یافتہ ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ دنیا میں جہاں عدل مساوات ہوگی کسی قسم کی امتیازی قوانین نہ ہوں تو کم سے کم اس دنیا میں اللہ تعالیٰ اس معاشرے کو پر امن اور پر سکون بنا دیتا ہے۔

جس معاشرے اور سماج میں انسان کو ہر وقت اپنی جان ومال کی فکر اور اس کے بارے میں خطرہ لگا رہتا ہو اور جہاں انسان ہر لمحہ اپنی عزت وآبرو کے بارے میں مختلف اندیشوں سے دوچار ہو۔ تو وہ کسی

صورت میں بھی پُر امن زندگی نہیں گذار سکتا۔ بد امنی کا شکار آدمی دوسروں کو بھی بد امنی سے دوچار کر دیتا ہے،اور ایک پُر امن اور متوازن معاشرے کے خدوخال اور بنیادی ڈھانچہ اس کے بغیر ممکن نہیں کہ معاشرے سے معاشی محرومیوں اور خوف وہراس کا قلع قمع کیا جائے۔

آج ہم کہتے ہیں کہ یورپی ممالک میں امن ہے اور ہم ان کی طرف رخ کرتے ہیں اور ان کی تعریف کر کر کے تھکتے نہیں اس کی ایک وجہ ہے ،وہ یہ ہے کہ ان ممالک نے اگرچہ اسلام بحیثیت مذہب قبول نہیں کیا ہے لیکن اسلامی قوانین کو اپنے سسٹم میں جذب کر کے بہت حد تک لوگوں کو مطمئن کیا ہوا ہے ۔اور اسلامی ممالک کے سربراہان تو اپنے باشندوں کو اس پر مجبور کر رہے ہیں کہ وہ انتہا پسند بن جائیں نہ عدل وانصاف ہے ،انفرادی اور اجتماعی ظلم وزیادتی شروع ہے ،اسلامی قوانین کو نظر انداز کر رہے ہیں تو بلا کیسے ممکن ہے کہ امن آجائے اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو جائے۔آمین

حوالہ جات(References)

(1)سورۃ البقرۃ:2/۲۰۵

(2)سورۃ القصص:28/۷۷ -

(3)سورۃ الأعراف:7/۸۵۔

(4)المعجم المفہرس للآیات القرآن الکریم لمحمد فواد عبدالباقی، باب الھمزہ، دارالحدیث، القاھرہ، ص:81/1

(5)سورۃ النحل:16/۱۱۰۔

(6)سورۃ البقرہ:2/۲۱۷۔

(7)سورۃ یونس:10/۸۳۔

(8)سورۃ الإسراء:17/۷۳۔

(9)سورۃ أحزاب:33/۱۴۔

(10)سورۃالنساء:4/۹۰۔

(11)سورۃالأنفال:8/۶۳۔

(12)سورۃالفجر:89/۱۱-۱۲۔

(13)سورۃالمائدۃ:5/۳۳۔

(14)سورۃالمائدۃ:5/۳۲۔

(15)سورۃالنساء:4/۹۳۔

(16)سورۃبنی اسرائیل:17/۳۳۔

(17)سورۃالأنعام:6/۱۵۱۔

(18)سورۃبنی اسرائیل:16/۳۱۔

(19)سورۃالتکویر:81/۹۔۸۔

(20)سورۃالنساء:4/۲۹۔

(21)سورۃالبقرۃ:2/۱۷۸۔

(22)سورۃالحج:22/۳۹۔۴۰۔

(23)سورۃالحج:22/۴۰۔

(24)سورۃالدہر:76/۱۔

(25)سورۃآل عمران:3/۱٦۔

(26)شمس الدین القرطبیؒ: الجامع لأحکام القرآن الکریم، دارالکتب المصریۃ، القاہرۃ، الطبعۃ: الثانیۃ، 1964 م، ص:4/237

(27)سورۃالأنفال:8/۹۔

(28)حوالہ سابقہ:۸/۴٦۔

(29)سورۃ الأنفال:8/٦١۔

(30)سورۃ النساء:4/١٢٨۔

(31)سورۃ الحجرات:49/٩۔

(32)سورۃ بنی اسرائیل:17/٣٤۔

(33)سورۃ المائدہ:5/٥١ -

(34)سورۃ الانعام:6/١٥٣۔

(35)سورۃ البقرۃ:2/١٨٨۔

(36)سورۃ الحجرات:49/١١۔

(37)سورۃ الأنعام:6/١٠٨۔

(38)سورۃ النحل:16/٩٠۔

(39)سورۃ المائدۃ:5/٨۔

(40)سورۃ المائدۃ:5/٤١۔

(41)سورۃ النساء:4/٥٨۔

(42)سورۃ المائدۃ:5/٨۔

(43)سورۃ التوبۃ:9/٦۔

(44)سورۃ التین:95/٣۔

(45)سورۃ ابراہیم:14/٣٥۔

(46)سورۃ آل عمران:3/٩٧۔٩٦۔

(47)سورۃ النور:24/٢٧۔

(48)سورۃ الحجرات:49/١٢۔

(49) سورۃ العنکبوت الآیۃ: ۴۵، تفسیر طبری، جامع البیان فی تاویل القرآن، لمحمد ابن جریر ابو جعفر طبری، ج ۴۱/۲۰، ط، الاولیٰ (۱۴۲۰ھ۔۲۰۰۰م)، الناشر، موسستہ الرسالہ۔

(50) سورة النساء:5/ 43۔

(51) سورة المائدة: 90، تفصیل کے لئے دیکھئے تفسیر طبری ۳۳۱/۴۔

(52) سورۃ النساء: ۱۴۸/۵

(53) سورۃ الذاریات: 51/۱۹۔